اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنہ کہ دیوان غریب و تحفہ عجیب کلام زبدۃ الانام حضرت شیخ العالم مولانا حاجی حافظ محمد امداد اللہ تھانوی ثم المکی رحمہ اللہ الملقب

گلزار معرفت

سنہ ۱۹۰۲ء

۱۳۱۹ ہجری

باہتمام حضرت الانام محمد عبد الاحد عفا اللہ عنہ الصمد مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس جامع اوراق

بعد حمد و صلوۃ یہ نیاز احمد معترف بتقصیرات احقر متوسلین و کمتر منتسبین حضرت امام العارفین مقدام الراسخین سراج الاولیاء تاج الکبراء زبدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین شیخ المشائخ سید السادات جنید الزمان بایزید الدوران سیدی و سندی و معتمدی و مستندی ذخیرۃ یومی و غدی مکان الروح من جسدی حضرت مرشدنا مولانا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ المہاجر التھانوی مولداً المکی موطناً الفاروقی نسباً الحنفی مذہباً الصوفی مشرباً ادامہ اللہ تعالیٰ کاسمہ الشریف امداداً من اللہ علی العباد و افاضۃ علی طالبی الرشاد خدمت میں اخوان طریقت و خلان حقیقت کے عرض رسا ہے کہ حضرت پیر و مرشد محتشم الیہم دام ظلہم کا کلام منظوم ہدایت مفہوم اس کثرت سے ہے کہ اسکا احصار و ضبط دشوار ہے مگر احقر کو کچھ متفرق و منتشر اوراق اتفاقاً ہاتھ لگ گئے بغرض نفع و استماع و تحفظ اذو ابتداً دوسرے پیر بھائیون وغیرہ کے جی مین آیا کہ ان اوراق کو جمع کرکے انکی خدمت مین پیش کرون اور نام اس مجموعہ طیبہ کا گلزار معرفت رکھا بڑی غرض اس سے حضرت قبلہ پیر و مرشد کی رضامندی ہے مصرع گر قبول افتد زہے عز و شرف "یرحم اللہ عبداً قال آمینا"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا | عجب نقش قدرت نمودار تیرا
جہاں لطف گل ہے وہین خار غم ہے | ہے گل خار مین گل مین ہے خار تیرا
عجب رنگ بیرنگ ہر رنگ مین ہے | یہ ہے رنگ صنعت کا اظہار تیرا
خوشی غم مین رکھی ہے اور غم خوشی مین | عجب تیری قدرت عجب کار تیرا
یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے | ہے پردہ مین روشن سب انوار تیرا
یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یارب | ترے نور کو سمجھین اغیار تیرا
بہر رنگ ہر شے مین ہر جا پہ دیکھو | چمکتا ہے جلوہ فروار تیرا
نہین وہ جگہ اور نہین وہ مکان ہے | کہ جس جا نہین ذکر و اذکار تیرا
تو ظاہر سے اور لاکھ پردہ مین ہے تو | تو باطن ہے اور سخت اظہار تیرا
تو اول نہین ابتدا تیرا یارب | تو آخر نہین انتہا کار تیرا

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن — توہی ہے توہی یا کہ آثار تیرا
نظر کو اُٹھا کر جدھر دیکھتا ہون — تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا
الٰہی مین ہون بس خطاوار تیرا — مجھے بخش ہے نام غفار تیرا
عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا — بھلا کس سے چھوٹے گرفتار تیرا
الٰہی بتا چھوڑ سرکار تیری — کہان جاوے اب بندہ لاچار تیرا
نگاہِ کرم تک بھی کافی ہے تیری — مین ہون بندہ گرچہ بہت خوار تیرا
دوا یا رضا کیا کرون مین الٰہی — کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا
مرض لا دوا کی دوا کس سے چاہون — تو شافی ہے میرا مین بیمار تیرا
مین ہون چیز تیری تو چاہے سو کر تو — تو مختار میرا مین لاچار تیرا
الٰہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا — لیا ہے پکڑا اب تو دربار تیرا
سوا تیرے کوئی نہین میرا یا رب — تو مولا ہے مین عبد بیکار تیرا
کہان جاوے جسکا نہو کوئی تجھ بن — کسے ڈھونڈتے ہے جو ہو طلبگار تیرا
کیا اپنے در سے اگر دور اُس کو — کدھر جا یہ عاجز یہ لاچار تیرا
نہ پوچھے سوا نیک کارون کے گر تو — کہان جا یہ بندہ گنہگار تیرا
گناہون نے ہر طرف سے مجھکو گھیرا — سنا جبکہ ہے نام غفار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقدِ عصیان سے میرا — لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
دلیر ہم گناہون پہ کیون کر ہوئے نہین — کہ ہے نام غفار ستار تیرا
سدا خواب غفلت مین سوتا رہا مین — نہ اکدم ہوا آہ بیدار تیرا
چلا نفس و شیطان کے حکم پر مین — نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا
بُرے کام مین عمر افسوس کھوئی — کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا
نہ رسوا ہون جیسا یہان حشر کو بھی — نہ ہون جبکہ ہو عام دربار تیرا

میری مشکلیں ہووین آسان اکرم
جو ہو جا کرم مجھپر اکبار تیرا

خبر لیجیو میری اُسدم الٰہی
کھلے جبکہ بخشش کا اخبار تیرا

ہون ظلمات عصیان سے حسنات روشن
جو ہو مہر رحمت نمودار تیرا

کہان میرے عصیان کہان تیری رحمت
کہان خس کہان بحر زخار تیرا

لگے کرنے کافر بھی اُمید بخشش
لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا

گناہ میرے حد سے زیادہ ہین یارب
مجھے چاہیئے رحم بسیار تیرا

نہ ڈر دشمنون سے رہا مجھکو جب سے
کہا تو نے مین ہون مددگار تیرا

تمنا ہے اسبات کی مجھکو ہردم
کہ دل سے زبان پر ہو اذکار تیرا

ترا نام شیرین حلاوت ہے دل کی
ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری
بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

نہ کوئی مرا ہے نہ مین ہون کسیکا
تو میرا مین عاجز دل افگار تیرا

تو میرا مین تیرا تو میرا مین تیرا
ترا فضل میرا میرا کار تیرا

نہین مین تو ہی ہے تو ہی ہے نہین مین
تو ہے نور میرا مین آثار تیرا

مین ہون عبد تیرا تو معبود میرا
تو مسجود مین ساجد زار تیرا

الٰہی بچا قہر سے اپنے مجھکو
کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا

یہ جور و جفا ہمسے ہے بیحد یارب
نہین ظلم اور جور اطوار تیرا

بدون کو کرے نیک نیکون کو بد تو
یہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا

نہین کافرون کو جو توفیق ایمان
کہ ہے نام قہار جبار تیرا

حکومت ہوئی اُسکو حاصل جہان کی
ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

فنا ہو گیا جو تری دوستی مین
تو ہے یار اُس کا وہ ہے یار تیرا

دو عالم خریدار ہو اُس کا بیشک
جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

کھلی اُسکی آنکھین کرین بند جسنے　　عیان ہو نہان اُسپر اسرار تیرا
رہے ہوش اُسکو کسی کا نہ اپنا　　الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا
الٰہی مجھے ہوش دے اتنا ایسا　　رہون مین سدا مست و میخوار تیرا
تو کر بےخبر ساری خبرون سے مجھکو　　الٰہی رہون اک خبردار تیرا
مین ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤن　　جو لگ جا محبت کا آزار تیرا
الٰہی وہ جلوہ محبت عطا کر　　جو کر دے مجھے عاشق زار تیرا
الٰہی عطا ذرۂ دردِ دل ہو　　کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا
بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھکو　　ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا
جو جاگا سو سویا جو سویا سو جاگا　　سلا مجھکو تا ہون مین بیدار تیرا
بھکھاری تیرا جائے محروم کیونکر　　کہ نیت خوان بخشش ہی تیار تیرا
تیرا خوان انعام ہے عام سب پر　　ہے شاہ و گدا ہر نمک خوار تیرا
بھکھاری کرورون ترے ہون نہ کیونکر　　نہین کرنا معمول انکار تیرا
کوئی تجھسے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے　　مین تجھسے ہون یارب طلبگار تیرا
نہین اس سے زیادہ مجھے کوئی خواہش　　ہر اک شے سے ہو وصل درکار تیرا
نہین دونو عالم سے کچھ مجھکو مطلب　　تو مطلوب مین ہون طلبگار تیرا
ہے جنت کی نعمت تو سب میرے سر پہ　　میسر ہوا ہے کاش دیدار تیرا
میرے دل مین ٹک جلوہ فرما الٰہی　　کہ تجھ بن ہے ویران اب دار تیرا
نہین وصل افسوس قسمت مین میری　　مین سایہ نمط گرچہ ہون جار تیرا
تو ہے جان و دل سے بھی نزدیک میرے　　ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا
ہون باوصف اس قرب کے دور ایسا　　ستاتا ہے پھر ہجر خونخوار تیرا
یہ قرب و معیت ہے پھر بعد ایسا　　نہین کھلتا یارب یہ اسرار تیرا

حجاب خودی میرا یارب اُٹھا دے ۔ کہ تا دیکھوں بے پردہ دیدار تیرا
ذرا آپ اپنے میں امداد آ تو ۔ کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا
تو کر صیقل آئینہ دل نام حق سے ۔ کہ تا جلوہ گر اُس میں ہو یار تیرا
زبان سے طرف دل کے مشغول ہو تو ۔ وہیں جلوہ فرما ہو دلدار تیرا
اُٹھا غم رکھ اُمید امداد حق سے ۔ تجھے غم ہے کیا رب ہے غمخوار تیرا
نہ ڈر فوج عصیان سے گرچہ بہت ہے ۔ کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا
اُسیکی تو خدمت میں رہ دلسے ہر دم ۔ تو چاہے کہ ہے اُسکا وہ سردار تیرا
تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی ۔ کہ تا جاوے ہر غم یہ آزار تیرا
الٰہی قبول ہو مناجات میری ۔ کہ رد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا
نبی کریم آل اصحاب سب پر ۔ درود اور سلام ہووے ہر بار تیرا
میرے پیر اُستاد ماں باپ پر بھی ۔ الٰہی رہے رحم بسیار تیرا

غزل نعتیہ

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول ۔ اب آ پڑا ہوں آپکے دربار یا رسول
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا ۔ ہوں تو ہی تمہارا گنہگار یا رسول
اچھا ہوں یا بُرا ہوں غرض جو کچھ ہوں سو ہوں ۔ پر ہوں تمہارا تم میری مختار یا رسول
کسطرح آہ میں کروں خدمتمیں حال عرض ۔ ہوں خجلت گناہ سے سرشار یا رسول
ذات آپکی تو رحمت و شفقت ہے سربسر ۔ میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسول
کرکے نہ میرے فعل برون پر نگاہ تم ۔ کیجو نظر کرم کی بس اکبار یا رسول
جسدن تم عاصیوں کے شفیع ہو گے پیش حق ۔ اُسدن نہ بھولنا مجھے زنہار یا رسول
لیجو خدا کیواسطے اسدم مری خبر ۔ عصیاں کا میرے جب کھلے اخبار یا رسول

تمنے بھی گر نہ لی خبر اس حال زار کی
اب جا کہان بتاؤ یہ لاچار یارسول

دونون جہان مین مجھکو وسیلہ ہے آپکا
کیا غم ہے گرچہ ہون مین بہت غمز یارسول

کیا ڈر ہے اسکو لشکر عصیان و جرم سے
تمسا شفیع ہو جسکا مددگار یارسول

گھیرا ہے ہر طرف سے مجھے درد و غم نے آہ
اب زندگی بھی ہو گئی دشوار یارسول

ہو آستانہ آپکا امداد کی جبین
اور اس سے زیادہ کچھ نہین درکار یارسول

غزل نعتیہ

ذرا چہرہ سے پردہ کو اٹھاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

کرو روے منور سے میری آنکھونکو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ

اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یارسول اللہ

شفیع عاصیان ہو تم وسیلہ بیکسان ہو تم
تمہین چھوڑ اب کہان جاؤن بتاؤ یارسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یارسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اسکے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یارسول اللہ

چھپین خجلت سے جا کر پردہ مغرب مین ماہ و خور
گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یارسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریاے بخشائش
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یارسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان مین شفاعت کے تم آؤ یارسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہون تمہارا امتی عاصی
گنہگارون کو جب تم بخشواؤ یارسول اللہ

ہوا ہون نفس اور شیطان کے ہاتھون سے بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یارسول اللہ

اگرچہ نیک ہون یا بد تمہارا ہو چکا ہون مین
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یارسول اللہ

کرم فرماؤ ہمپر اور کرو حق سے شفاعت کچھ
ہمارے جرم و عصیان پر نہ جاؤ یارسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھون
بس اب چاہو ڈباؤ یا ترادو یارسول اللہ

مشرف کیجیے مجھکو کلمۂ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظرون سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہون بے طرح گرداب غم مین نا خدا ہو
میری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہون نہ لائق وہان کی پر امید ہے تمسے
کہ پھر مجھکو مدینہ مین بلاؤ یا رسول اللہ

حبیب کبریا ہو تم امام انبیاء ہو تم
ہمین پھر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ

شراب بے خودی کا جام اک مجھکو پلا کر اب
دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ

بہت بھٹکا پھرا ہون اور تیرے فرقت مین جون وحشی
کرم فرماؤ اب تو مت پھراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے دیدار مبارک سے مجھے یکدم
میرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ

خدا کے واسطے رحمت کے پانی سے مرے آکر
شب ہجران کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق مین امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

غزل نعتیہ

مکہ مین ہون پر ہے ہوس کوئے مدینہ
دے ہے رخ کعبہ خبر روئے مدینہ

لانے لگی اب باد صبا بوئے مدینہ
دل اڑنے لگا ہوکے ہوا سوئے مدینہ

پہنچاوے مجھے منزل مقصود کو جلدی
یارب ہے لگی دلکو تگ و پوئے مدینہ

اب تو یہ تمنا ہے کہ یہان کعبے کے جون گرد
قربان ہون بگرد سر ہر کوئے مدینہ

گرچہ ہین بہت شہر جہان مین خوش و دلچسپ
لیکن ہے عجب دلبر و دلجوئے مدینہ

حاصل ہے بہشت اسکو یہان اور وہان بھی
جو دل سے ہوا ساکن پہلوئے مدینہ

دل غرق حلاوت ہے دہن شکرستان ہے
طوطی زبان ہے جو ثنا گوئے مدینہ

انہار فیوضات ہین عالم مین جہان تک
ہے اصل مگر سب کی وہی جوئے مدینہ

وہ چھوٹ گیا بند دو عالم سے سراسر
جو پھنس گیا اندر خم گیسوئے مدینہ

محفوظ ہے آفات دو عالم سے وہ مومن
کی جس نے سکونت تہ بازوئے مدینہ

خوش آوے کب اُس شخص کو خوشبوئے عالم — ہے جسکے بسی مغز مین خوشبوئے مدینہ

کس ذوق سے پڑھتے ہی کلام اپنا زبان سے — جب ہوئی زبان اپنی ہم گوئے مدینہ

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگدلون کو — دل نرم تھے کیا سرور خوشخوئے مدینہ

کب پوچھتا عاشق کوئی خوبان جہان کو — ہوتا نہ اگر پرتو ابروئے مدینہ

امداد سے نت گوہر صلوات و سلامی — یارب ہو نثار شہ نیکوئے مدینہ

غزل نعتیہ

کہے ہے شوق نبی یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے — مین ہونگا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی ہے اب تو نسیم طیبہ — کہے ہے شوق اب ہوا ہے آکر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر مین تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہے آخر — مرینگے اب تو نبی کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیون پھرے ہے مارا جو دونون عالم کی چاہو دولت — تو سر قدم ہو کے ورد یہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذبے عشق محمدی ہین جو لون کو مت کے کھینچتے ہین — کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر چلینگے ہان چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد عصیان ہر ایک شہر مین ہے ہو نمایان — تو دین اسلام اُٹھے یہ کہکر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہوتے ہین جب مہینے بھرے ہین شوق نبی سے سینے — صدا یہ ملتے ہین کو بکو ہے چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیان نے کی چڑہائی — نجات چاہو تو لے برادر چلو مدینے چلو مدینے

غزل

نہ دیکھا داغ دل گلزار کو دیکھا تو کیا دیکھا — نہ دیکھا خار مین گل خار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اگرچہ کوئے جانان مین بھی آ پھر پھر کے سارا — نہ دیکھا یار کو گھر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

تماشائے دو عالم ہے مرے دلدار کا کوچہ — جہان کے گلشن و بازار کو دیکھا تو کیا دیکھا

رخ رخشان جانان کی تجلی چاہیئے دیکھی — مہ و خورشید کے انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

کف پاکی صفائی کو مرے دلدار کی دیکھو — اگر آئینہ جوہر دار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا پرشش تیغ نگاہ یار کو تم نے — اگر شمشیر کی اک دھار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ہماری چشم سے لعل و گہر کی دیکھ کے بارش — سما پر ابر گوہر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا
لب و دندان دلبر کی ٹک آب و تاب کو دیکھو — اگر لعل و در شہوار کو دیکھا تو کیا دیکھا
یہان نوک مژہ پر لخت دل کی دیکھ جانبازی — وہان منصور صاحب دار کو دیکھا تو کیا دیکھا
طبیبون نے علاج مرض اپنا خوب کر دیکھا — نہ دیکھا حال دل بیمار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا ایک بھی تم نے اگر درد جدائی کو — فلک سے گرچہ لاکھہ آزار کو دیکھا تو کیا دیکھا
یہان جو دیکھنے کا ہے اسی دم دیکھ لے غافل — نہ دیکھا اول آخر کار کو دیکھا تو کیا دیکھا
دل مضطر مین ظاہر یار کو تہا چاہیئے دیکھا — نہ دیکھا سایہ مین انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نظر جب کھل گئی اپنی جسے دیکھا اسے دیکھا — نہ دیکھا آپ مین دلدار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ادھر دیکھا ادھر دیکھا جدھر دیکھا اسے دیکھا — نہ دیکھا یار مین اغیار کو دیکھا تو کیا دیکھا
اسے دیکھا اسے دیکھا نہ یہ دیکھا نہ وہ دیکھا — نہ دیکھا ایک کو دو چار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ہمارے شعر امداد الہی سے ہین ٹک دیکھو — اگرچہ دفتر اشعار کو دیکھا تو کیا دیکھا

غزل

پر نعم فیض توکل سے ہے بس خوان اپنا — پکتا ہے سنگ قناعت پہ سدا نان اپنا
تلخی صبر مین حاصل ہے حلاوت دل کو — شکر شکر سے شیرین ہے لب جان اپنا
طوق تفویض و رضا کا ہے گلے مین اپنے — تیغ تسلیم پہ سر کرتے ہین قربان اپنا
بھوک اپنی ہے خورش پیاس ہے اپنا شربت — پوشش اپنی ہے لباس تن عریان اپنا
پائمالی ہے ہمین تاج و سریر شاہی — فوج غم بے سرو سامانی ہے سامان اپنا
لالہ و گلشن و گل کی نہین پروا ہم کو — کثرت داغ سے سینہ ہے گلستان اپنا
خوابگاہ اپنی ہے اک خاک کی مٹھی آخر — کیون عبث کھینچین پھر ہم چرخ پہ ایوان اپنا

دوستی کی رہی اب کس سے توقع یارو
جب ہوا دشمن جان دل سا مہربان اپنا

درد و غم کا مرے دردی ہے نہ کوئی غمخوار
غم ہی غمخوار ہے اور درد ہے درمان اپنا

آسکے غیر مرے خانۂ دل میں کیسے
کہ خیالِ رخِ دلدار ہے دربان اپنا

وسعتِ دل کی کیا کرتے ہیں سیر اے امداد
کہ یہی باغ ہے اپنا یہی میدان اپنا

کون سنتا ہے کہو اپنی پریشانی کو
ہے پریشان جو سنے حالِ پریشان اپنا

غزل نعتیہ

ہو جائے مرا شوق ہی رہبر کسی صورت
جوں نقشِ قدم جا پڑوں حجرے پر کسی صورت

ہے سر میں ہوائے کششِ شوقِ مدینہ
جوں بادِ صبا پہنچوں گا اُڑ کر کسی صورت

ہے بلبلِ دل شائقِ گلزارِ پیمبر
بے دیکھے نہ ٹھہریگا یہ مضطر کسی صورت

جوں نقشِ قدم سر نہ اُٹھاؤں کبھی در سے
گر جا پڑوں مر مر کے وہاں پر کسی صورت

کھایا کروں ٹھوکریں بس وا کی پیر سے
اے کاش ہوں رہ کا ترے پتھر کسی صورت

اے ماہ روش کیجے گزر ٹک تو ادھر بھی
ہو جائے مرا گھر بھی منور کسی صورت

دیں ساقیٔ کوثر جو مجھے بادۂ الفت
چھوٹے نہ لبوں سے مرے ساغر کسی صورت

ہو جا کہیں سرسبز مرا نخلِ تمنا
آ جائے نظر گنبدِ اخضر کسی صورت

ہو عنبر پریشان وہیں مشکِ ختن کا
کھل جائے جو وہ زلفِ معنبر کسی صورت

غزل نعتیہ

ذکر کر ذکرِ خدا اور ہے تذکیر عبث
جز کلامِ حق کے ہی ہر بات میں تقریر عبث

حمدِ حق میں ہو یا نعتِ پیغمبر میں رقم
پہلے اس سے ہی ہر باب میں تحریر عبث

لکھ سکے کون یہاں حمدِ خدا نعتِ رسول
جز خدا اور کی اس فن میں ہے تسطیر عبث

لائی ہے بادِ صبا بوئے قدومِ احمد
کب خوشی سے ہنسی غنچہ کی تصویر عبث

آئی ہے شاہ کی دنیا میں نویدِ مقدم
قصرِ شادی کی نہ ہر گھر میں ہو تعمیر عبث

سیکھتے حق سے رہے سارے علوم حکمت
یہان کے آنے مین تھی شاہ کی تاخیر عبث

پیر کے دن جو ہوئے پیر دو عالم پیدا
پیر ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث

نور احمدؐ سے منور ہے دو عالم دیکھو
دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث

آپکے عتبۂ عالی کا بیان ہو کس سے
عرش کی اُسکے مقابل مین ہے توقیر عبث

رہے اسلام سے اُنکے نہ رہا کفر کا نام
یا رواب زلف بتان کی بھی ہے تکفیر عبث

اُٹھ گیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ مُنہ سے
ہے نہ رنگ رخ گلشن مین یہ تغییر عبث

آپکے بخشش و انعام کی کچھ حد ہی نہین
ہے قلیل آپ کا بس اوسکی تکثیر عبث

چاہیئے عشق محمدؐ مین مسخر ہونا
کیا کرین ملک سلیمان کی تسخیر عبث

دل مین کافی سے ہے خیال رخ انور تیرا
شمع و مصباح کی اِس گھر مین ہے تنویر عبث

جسم اپنا نہوا ہائے مدینے کا غبار
اِس مس عیب کے حق مین ہوئی اکسیر عبث

دیکھیئے کب ہو میسر مجھے وصل محبوب
ہو گئی اب تو مری آہ کی تاثیر عبث

شکل کو بھی تو نہ چاہا کہ ہو شبہ محبوب
منع کی حق نے کہ ہے کھینچنی تصویر عبث

غزل

ہو کسی شیفتۂ نقشۂ تصویر عبث
جان بے جان کو دیکر نہو دلگیر عبث

خواہش نام و نشان یہان کا ہے ای میر عبث
مثل امواج کے پانی پہ ہے تحریر عبث

ہو گئے سیکڑون گھر مثل بگولہ برباد
بس بلند اتنی یہان کرتے ہو تعمیر عبث

مثل انجم کے ہین گردش مین یہان اہل فروغ
ہے فلک سے طلب عزت و توقیر عبث

چین و آرام ہے کسکو ہوا اُسکے پیچھے
چرخ سے ہے ہوس راحت و تیسیر عبث

دیکھ غنچے کو کہ آخر ہے گل پژمردہ
اے جوان ہنستا ہی کیا دیکھ کے تو پیر عبث

بلبلا سان نہ اُبھر بحر جہان مین اتنا
دم مین ہوگا یہ ترا نقشۂ تعمیر عبث

مارتا آپ کو تا کیمیا خود بن جاتا
مار گر پارے کو اے صاحب اکسیر عبث

لطف جینے کا ہو گر پاس ہو جان بخش اپنا
ورنہ جون خضر ہے ہر بس عمر کی تکثیر عبث

کیمیا اپنی ہے خاک قدم یار اے دل
کس لیئے کرتا ہے پھر خواہش اکسیر عبث

ڈھونڈتا پھرتا ہے وہ شمع لیئے کچھ تو ضرور
یہ فلک کی نہین دن رات کی تدویر عبث

اے عروضی مری موزون طبع کے آگے
تیری فعلن فعلاتن کی ہے تقریر عبث

مسکن اس حب فنا مین نہ بنا اے امداد
صورت بلبلا پانی مین ہے تعمیر عبث

غزل

ہو گئے ہین شگفتہ زلف گرہ گیر عبث
لی بلا سر پہ ہوا پائے بزنجیر عبث

ہنستے ہو کیا مری گر ہو گئی تدبیر عبث
جملہ تدبیر کو کر دیتی ہے تقدیر عبث

گردش بخت سے اپنے ہین ستائے ہم آپ
پھر تو پھر پھر نہ ستا اے فلک پیر عبث

آپ کی چین جبین ہمکو سلاسل بس ہے
پا بزنجیر کو پھر کرتے ہو نخچیر عبث

سر بکف مین ہون یہان آپ ہین شمشیر بکف
اب شہادت مین مری کرتے ہو تاخیر عبث

تیغ ابرو کا اشارا ہے تمہارا کافی
تیز کرتے ہو مرے قتل کو شمشیر عبث

ضعف تن سے ہون ہوا سا پہنسو نگا گر پھر
زلف پر باد سے دکھلاتے ہو زنجیر عبث

خواب غفلت سے جگاتے ہین یہ جون حشر کا شور
تیرے مستون کی نہین نالۂ شبگیر عبث

قوس ابرو کو ذرا تیر نگہ کو چھوڑو
لون گا سینہ پہ بچاے گا ترا تیر عبث

عشق کہتا ہے کہ کر نہر لہو کی جاری
تو روان کرتا ہے فرہاد جوئے شیر عبث

چشم بد بین دل بد خواہ ہین یار اے امداد
چرخ پر مارتا ہے آہ کا کیون تیر عبث

غزل

اگرچہ سر مارا بہت سب گئی تدبیر عبث
سچ ہے پیشانی کی ہوتی نہین تحریر عبث

قسمت اُلٹی نے مری لا اُسے در سے لُٹا
ہوگئی جذبِ محبت کی وہ تاثیر عبث

دلمین آئے غم دلبر تو رکھون آنکھون مین
ایسے مہمان کی کیونکر کرون تحقیر عبث

اُنکی زلفون کے تصور مین ہی یہ آہ و فغان
کب ہے نالہ مرا پابستہ زنجیر عبث

ضرب اِک مار تا خسروِ دلِ سنگین پہ
کوہکن تیشہ سے کی کوہ کی تکسیر عبث

جھمسا دیوانہ بھی زندان مین ٹھہرتا ہی نہین
یارو پاؤن مین مرے پڑتی ہی زنجیر عبث

غزل

نام اُس کا دفترِ عشق مین ہرگز رقم نہین
اول قدم پہ جسکا یہان سر قلم نہین

بے مرگ زندگی وصالِ صنم نہین
موجود کب وہ ہو ہے جو اول عدم نہین

ہے کون ساقیا تیرا جسپر کرم نہین
مخمور تیرے دور سے پر ایک ہم نہین

کرتا ہے تو کبوترِ دل کو جو میرے ذبح
کیا تجھکو پاس حرمت صیدِ حرم نہین

ہم پہ جفا و جور جو کچھ ہے نصیب سے
ورنہ طریق یار کا جور و ستم نہین

پھولا نہ تخم عشق ہرا ورنہ جسم و دل
گریۂ مہر و ابر بہاری سے کم نہین

غمگین ہمارے غم مین ہے عالم مگر ہمین
غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ کچھ بھی تو غم نہین

روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھکر
روتا ہون مین کہ ہائے مری چشم نم نہین

اے شمع جان صحبتِ پروانہ مغتنم
ورنہ یہ پھر معاملہ تا صبحدم نہین

منعم نہ کر غرور کہ بازار عشق مین
جز نقدِ جان پرستشِ دام و درم نہین

امداد رکھ کے سر اُٹھا در سے یار کے
اور اس سے زیادہ کوئی جگہ محترم نہین

غزل

عرشِ برین پہ آپ ہین زیر زمین ہمین
ملنا کہان نصیب ہو کہ ہین تم کہین ہمین

گر تختِ حسن و ناز پہ ہین آپ جلوہ گر
اقلیم عشق مین شہِ مسند نشین ہمین

مثل نظر ہے آپ کا آنکھون مین سے گھر
با وصف ایسے قرب کے بس دور ہین ہمین

ہے بوئے گل کیطرح سی مجھ تجھ مین ربط آہ / پہر ڈہونڈتا غضب ہے کہین کا کہین ہون مین
اے وائے بے نصیبی کہ ملتا نہین نصیب / سایہ کیطرح گرچہ جہان تم وہین ہون مین
راہ تیری تکتے تکتے دم آنکھون مین آرہا / آجا نظر کہین کہ دم واپسین ہون مین
دام بلا مین کسکی تو امداد جا پھنسا / مدت سے جو پتا تیرا پاتا نہین ہون مین

غزل

دیکھے دل دلدار کو جب ہوگئے آزاد ہم / آفرین وہ ہمکو دین انکو مبارکباد ہم
خانۂ ہستی کہ ہے بس تنگ جڑ سے کہود کر / ڈالتے ہین اب تو قصر عشق کی بنیاد ہم
خاک ہوکر آپڑے ہین اب تو کوئے یار مین / پر یہی ڈر ہے نہ پڑجائین بدست باد ہم
ہین وہ ہم صید ہوس پہر جا کے پہنستے دام مین / چہوٹ جائے گر قفس سے تیرے اے صیاد ہم
چرخ مین ہین جب سے کہائی عشق کی ہمنے ہوا / ہو رہے ہین اب تو گویا آسیا برباد ہم
مرغ دل اپنا جو اسکے دام زلفون مین پہنسا / پہنس گئے پر سب بلاؤن سے ہوئے آزاد ہم
ہم تڑپنے سے چھٹینگے تو ہماری فکر سے / ذبح کر احسان ترا مانینگے اے صیاد ہم
بس ہے اپنا ایک نالہ اگر پہنچا وہان / گرچہ کرتے ہین بہت سی نالہ و فریاد ہم
ہین کفن بردوش سر برکف تامل کیا ہے ہم / قتل کر ہمکو ترے قربان ہون اے جلاد ہم
بال بال اپنا ہے نشتر ہر بن مو سے لہو / ہے روان خود کیا کرین پہر تجکو اے فصاد ہم
قصر جنت کا رہے تم کو مبارک واعظو! / ہوچکے ہین اب تو کوئے یار مین آباد ہم
زہد و تقوے و عبادت کا سہارا ہے تمہین / اور یہان رکھتے نہین جز فضل حق کچھ زاد ہم
آہ اپنے آپ کو کرتے ہین بس خوار و تباہ / اپنے دشمن آپ ہین پہر کس سے چاہین داد ہم
ہم نہ شاعر ہین نہ ملا ہین نہ عالم ہین ولے / رکھتے ہین ہر باب مین اللہ سے امداد ہم
اے خدابخش اس زمین مین لکھ غزل اک اور تو / تاکہ جانین شعر گوئی مین تجھے استاد ہم

غزل

اپنے ہاتھوں سے ہو کے جاتی ہین بس برباد ہم
یا الٰہی کس سے تجھ بن جا کرین فریاد ہم

آپ پر کرتے ہین ظلم اور اپنے ہی منقاد ہم
آپ ہی مظلوم ہین اور آپ ہی بیداد ہم

باغ عالم مین ہین با آہ و فغان آزاد ہم
آپ ہم قمری ہین اور ہین آپ ہی شمشاد ہم

داغ دل گلشن ہی اپنا مرغ دل ہی نالہ گر
آپ ہی ہم گل ہین اور ہین بلبل ناشاد ہم

عشق کے صحرا مین اپنا آپ کرتے ہین شکار
آپ ہی ہم صید ہین اور آپ ہی صیاد ہم

ہوگئے جب محو دلبر عشق پھر کس کا رہا
آپ ہی شیرین ہین ہوکے اور آپ ہی فرہاد ہم

قتل اپنے آپ کو کرتے ہین بے تیغ و تبر
آپ ہی مقتول ہین اور آپ ہی جلاد ہم

دین ہین اپنے آپ کو فقر و فنا کا ہم سبق
آپ ہی شاگرد ہین اور آپ ہی استاد ہم

آپ ہی اچھے ہین اور ہین آپ ہی سب سے برے
الغرض جو کچھ ہین پر ہین جامع اضداد ہم

بے نشان بے نام ہین ذیشان ہین اور ہین نامور
جو کہو سب کچھ ہین پھر ناچیز بے بنیاد ہم

علم اپنا جہل ہے اور جہل اپنا علم ہے
ہین اسی دانش سے یار و صاحب ارشاد ہم

اپنے دشمن آپ ہین اور آپ ہی ہین اپنے دوست
آپ کو کرتے ہین ویران تا کہ ہون آباد ہم

کیون نہو گل خار مین ظلمات مین آب حیات
ہوگئے آباد تر جتنے ہوئے برباد ہم

ہے بہار ہمکو خزان مین اور خزان اندر بہار
غم ہے شادی ہین ہمین اور غم مین ہین شاد ہم

شادی و غم اپنا محو لطف و قہر یار ہے
ہے مساوی ہمکو گر ہون شاد یا ناشاد ہم

ہے برابر ہمکو قہر ہجر و لطف وصل یار
عاشق ذاتی ہین اُنکے ہر طرح منقاد ہم

ہم سے ہمپر آپ ہی ظلم و ستم ورنہ بجی
یار کو کب جانتے ہین ظالم و بیداد ہم

ہین نہ یہ شعر و غزل ہے اپنی مجذوبانہ بڑ
بڑ نہین عشاق کو کرتے ہین کچھ ارشاد ہم

ورد ہے کیا فتح گنہ سے ہو خدا بخش اپنا نام
اور تسپر کہتے ہین اللہ کی امداد ہم

غزل

غم جانان نہ لین کیون جان مین ہم شادمان ہوکر
کہ یہ وہ درد ہے دل مین رہے درمان جان ہوکر

رہو ہو پردہ دلمین مرے پیارے نہان ہوکر ذرا تو جلوہ گر ہو جاؤ آنکھون مین عیان ہوکر
نہ رکھین کیون نہ ہم پوشیدہ سرِّ الفتِ جانان کہ عظمت اسمِ اعظم کو ملی آخر نہان ہوکر
نہ کیون ہو تخم ملکر خاک مین سرسبز بار آور ہوئے ہم نامور ذیشان بے نام و نشان ہوکر
نکالین بحرِ الفت سے دُرِ مطلوب وہ جنکے نکلکر بہ گیا آنکھون سے دل اشکِ روان ہوکر
اُٹھایا بارِ غم تو نے ولا صد آفرین تجھکو لیا کوہِ گران سر پر ضعیف و ناتوان ہوکر
ہمارے غم کے گھر مین خوابِ راحت آسکے کیونکر کہ صورت اُنکی آنکھون مین پھرے ہے پاسبان ہوکر
ادب بندِ زبان ہے کیا کہون تجھ کچھ نہین بکتا کہ دلکے دلمین رہجاتے ہین بس شور و فغان ہوکر
ہمین پرواہ کب ہے لالہ و گلزار و گلشن کی دکھاتا داغِ دل ہے سیر ہمکو بوستان ہوکر
کہان جاوے کہ کرکے ترک جو گھر بار کو اپنے درِ جانان پہ آ بیٹھا ہو نقشِ آستان ہوکر
کہان جائے کسے ڈھونڈھے نہو جسکا کوئی تجھ بن پڑا ہو جبکہ آ در پر ترے بے خانمان ہوکر
ترے قربان پیارے مت اُٹھا **امداد** کو در سے مریضِ عشق تیرا آ پڑا ہے ناتوان ہوکر
ملے ہے گوہرِ مطلوب بحرِ عشق سے اُن کو کہ جنکے بہ گیا آنکھون سے دل اشکِ روان ہوکر

غزل

صوفی نہ شیخ عالمِ مسند نشین ہون مین بندہ ضعیف و عاصی بس کمترین ہون مین
عاقل ہون یا دیوانہ ہون مجنون ہون یا ہوشین جو کچھ کہ ہون پہ عاشقِ ماہ جبین ہون مین
گمنام بے نشان ہون ذیشان ہون نامور سب کچھ ہون اور جو پوچھو تو کچھ بھی نہین ہون مین
ظاہر ہون اور چھپا بھی ہون آنکھون مین جیسے نور عالم مین سیر کرتا ہون خلوت گزین ہون مین
سر مین ہوائے راہ ہے اے ناصح اس لیئے در در پھرون ہون اور کبھی خانہ نشین ہون مین
مت کر زکوٰۃِ حسن سے محروم مجھے حق مسکین غریب عاجز و اندوہگین ہون مین
گرچہ ذلیل و خوار ہون **امداد** سا ولے انگشتری خلق مین مثلِ نگین ہون مین

غزل

تپِ غم سے جو دیدہ تر نہین ہوتا خشک پانی ہو
تو بے آبی سے باغِ دل مین اک سوزِ نہانی ہے

ہوا بازارِ شوق اب گرم ہے وہ شمعرو کس جا
کہ جان اپنی ہمین اُس آتشِ رو پر جلانی ہے

نہ چاہون کس لیئے قاتل سے مین اپنی شہادت کو
کہ وان آبِ دمِ شمشیر یان تشنہ دہانی ہے

نہ اپنی آہ سوزان سے دھوان سا رائگان جاتا
کہ پہنچانے کو کعبۂ وصل تک مرکبِ دخانی ہے

مین طورِ عشق پر تیرے ہون گرچہ دفترِ ارنی
نہین لاتا زبان پر کیونکہ خوفِ لن ترانی ہے

ادب بندِ زبان ہے عرضِ مطلب مین ہی ورنہ
گرہ مین اپنے خامہ کی شکایت کی کہانی ہے

ہمارے کاروان مین کب ہے جرسِ قیل و قال ایدل
کہ راہِ کشف مین گمرہ دلیلِ بے لسانی ہے

ہے آوازِ جرس گویا جگانا رہزنون کا بس
زبان کا کھولنا غارتگرِ سرِّ نہانی ہے

صدف کی جون رہیگا منہ کھلا اُسکا قیامت تک
جہان خامہ سے دائم مثلِ دریا دُرفشانی ہے

جو ہین ہم صاف مشرب سمجھے ہے ہر قوم اپنا سا
کہ اپنے رنگ پہ ہر ظرف لیتا صاف پانی ہے

غزل اور اس زمین مین پڑھ کہ امدادِ الٰہی سے
حلاوت بخش عالم کو تری شیرین زبانی ہے

غزل

تپِ ہجران مین جی جلتا ہے جا آنکھونسے پانی ہے
ابھی دیکھو تو اس بارش مین کیا آتش فشانی ہے

حریفِ نفس کب ہو عقل جو بحرِ معانی ہے
کہ روغن پر کبھی غالب نہین ہو سکتا پانی ہے

ہے اپنا نطق ہر نقطہ مین سو تنگِ شکر رکھتا
حلاوت بخش تلخون کو مری شیرین زبانی ہے

ہے بیدردون سے اپنے درد کی کرنی دوا ایسی
کہ نوکِ خار پا کو نیشِ کژدم سے اُٹھانی ہے

نہین ہے کسرِ شان ہونا مقیدِ بندِ عزلت مین
مثالِ اسمِ اعظم بلکہ خود عظمت بڑھانی ہے

گل آسا صبحِ پیری مین وہ لے حسرت کے خمیازے
جو کھوتا خوابِ غفلت مین شبِ قدرِ جوانی ہے

جو زر آتش مین گم ہو جا تو خاکستر سے ملتا ہے
جوانی کا عمل پیری مین پیری مین جوانی ہے

لیئے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت مین
کہ جو اشکِ ندامت سے لیئے آنکھون مین پانی ہے

ہمارے جرم سے چین بر جبین کیون عفو ہو اُسکا
کہ آئینہ کو بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے

سکے ہے دیکھنا با دیدہ کثرت نور وحدت کو   کہ حرف و جسم ہر ایک شاہد روح و معانی ہے
نہ کیون ہو زنگ آئینہ کا رہبر سوئے روشنگر   مجھے زشتی سے حاصل کعبۂ مقصود جانی ہے
عبث کھاتا ہے فکر رزق مین غم سخت انسان کیون   کہ تاب خور سے پتھر مین غذائے لعل کانی ہے
بڈا رین قہر سے گروہ نہین شکوہ ہمین اُنسے   بلا دین مہر سے اپنی تو اُنکی مہربانی ہے
بلا دین مہربانی سے بڈا رین کچھ نہین شکوہ   ہمین اُنکی بہر صورت بجا مرضی کو لانی ہے
مثال جان تن ہی مجھ مین اُنہین قرب پھر دوری   نہین کہلتا ہے اے امداد کیا سر نہانی ہے
نہ دونا شاد کو آرام دن کو اور نہ شب کو تم   اجی اے دل تمہین کیا عادت ایذا رسانی ہے

غزل

رخ سے کاکل اُٹھا دیا کس نے   رات مین دن دکھا دیا کس نے
لاکھ کو ایک ایک کو لاکھون   کر کے ظاہر چھپا دیا کس نے
عرشی و فرشی جسکو پا نہ سکین   میرے دل مین سما دیا کس نے
ڈھونڈنے اُسکو نکلے آپ کو کھویا   مجھکو اُسمین گما دیا کس نے
ابر گریان مین برق حسن دکھا   روتے روتے ہنسا دیا کس نے
منہ تو عاشق سے پھیر تو نے اُسے   ہنستے ہنستے رلا دیا کس نے
ہے نہ عالم مین وہ تو عالم مین   شور اُسکا مچا دیا کس نے
نغمۂ سرمدی سنا کے ہمین   مست و بیخود بنا دیا کس نے
شعلۂ رخ دکھا کے اپنا ہمین   سر سے پا تک جلا دیا کس نے
عشق معشوق عاشق اک کہکر   سر وحدت سجھا دیا کس نے
مین تو نام و نشان مٹا بیٹھا   شہرہ میرا اُٹھا دیا کس نے
اول آخر عیان نہان ہو کر   حرف شرکت مٹا دیا کس نے
شخص واحد ہے سیکڑون مین نام   ایک کو سو بنا دیا کس نے

ہنستے ہنستے جو دم مین رونے لگی — شمع تجکو جلا دیا کس نے
حسنِ لیلےٰ دکھا کے ای امداد — تجکو مجنون بنا دیا کس نے

غزلیات فارسی

اگرچہ بیخود و مستم ولے ہشیار میگردم — بباطن شاہِ کونینم بظاہر خوار میگردم
مرا نسبت با جانان چو نورِ خور بقرص آن — بصورت زو جدا من گرچہ سایہ وار میگردم
چو دیدم روے خویش را ہر جا بہر رنگے — ازین در حیرہ بر در کوچہ و بازار میگردم
عجب بیخود و بد مستم کہ طرفہ ماجرا این ست — کہ دلدارے ببر دارم پئے دلدار میگردم
ز چشمت می بیخواران رسید از لب بتان قند — چو من با این نہ با آنم ز حیران خوار میگردم
چو شد منظور قتلِ من تغافل چیست اے قاتل — کہ سر بر کف کفن بر دوش گرد دار میگردم
شرابِ شوق عالم را تو میطلبی و می بخشی — مگر محروم گرد خانہ خمار میگردم
مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز — کہ سودا ئیش ببر دارم نہ من بیکار میگردم
بیا نور محمد کن دلِ امداد را روشن — کہ عکس نور بے کیفم پئے انوار میگردم

جواب خط شاہ سید علی احمد صاحب تخلص صل علی احمد انبیٹھوی

چو آمد ساقیِ مشکلکشا دشوار کارِ من — بیک جرعہ زمے بکشود عقدِ دل فگارِ من
صبا آورد چون بوے گلِ وصلِ نگارِ من — بر آمد بر ہوائے شوق این مشتِ غبارِ من
بحمد اللہ چہ راحت یافت جانِ بیقرارِ من — کہ آمد ناگہان نامہ ز کوئے شہریارِ من
خبر آمد خط آمد قاصد آمد ہم پیام آمد — دلم حیران کہ باشد بر کدامی جان نثارِ من
باین شکرانہ بر دیدہ نہادم پاے قاصد را — کہ از نامہ منور کرد چشمِ انتظارِ من
چو من منظور جذب اشتیاقم در جنابِ تو — بجرم دوستان گوئید بس عزو وقارِ من

پس از مدت برآمد آرزوی جان و دل یعنی
بدے ذوقِ حیاتِ من بسا تلخ از غمِ ہجران
بدیدہ گریہ لب نالان بجانم سوز تن لرزان
ببین گریہ من خندان ہم در خندہ ہمین گریان
گہے گریان گہ خندان گہے حیران گہے نالان
نمیگردد بیان شوقِ وصل و شکوہ ہجران
کہ آمد نامۂ خوش ناگہان وصل علی احمد
ادائے شکرِ آن ساقی نہ گردد از زبان و دل
بیادِ خود نگہدارش ز مشغولی تغیرِ حق
ز لطفِ چشمِ آن دارم کہ دائم ہمچنین جا ہی
کنم تحریر لیے امداد تا کے شوقِ وصلِ او

سحر گردید از مہر خطت شبہائے تارِ من
خوشا این طالعِ شیرین کہ گشتے غمگسارِ من
ہمین تسکین دل بودے ہمین صبر و قرارِ من
بہار اندر خزان بود و خزان اندر بہارِ من
بجز این شغل یک لحظہ نبودے روزگارِ من
غرض جز ذکر و فکرِ تو نبودے ہیچ کارِ من
یکایک رفت غمہائے دلِ اندوہ گارِ من
کہ از یک جرعہ زان می برد کل رنج و خمارِ من
باحسانیکہ یادم کرد اے پروردگارِ من
بماند در دولت یادِ دلِ امیدوارِ من
رسد لے کاش جائے نامہ آن نامی نگارِ من

غزل شوقیہ ارکان حج

رفتم چو بکعبہ ہوسِ کوئے تو کردم
محرابِ حرم گرچہ بہ پیش نظرم شد
چون حلقہ درِ کعبہ بصد عجز گرفتم
سر سیدہ عالم پئے بوسہ حجر اسود
در سعی و طواف و بحطیم و بمقامے
لبیک و دعا خوان ہمہ مخلوق بعرفات
در عرصہ عرفات بپا حشر نمودم

دیدم رخ کعبہ بہ بر روئے تو کردم
من سجدہ ولی در خمِ ابروئے تو کردم
در گردنِ خود سلسلۂ گیسوئے تو کردم
من میل بخالِ سیہ ہندوئے تو کردم
ہر سمت تمنائے رخ نیکوئے تو کردم
چون قبلہ نما من دل خود سوئے تو کردم
چون یاد من آن قامت دلجوئے تو کردم

قربانی حیوان بمنٰی سکندر عالم
قربان سر خود من بسر موئے تو کردم

عرضی عبد المسکین در مدح شریف عبد الله بن عون بصنعت توشیح

شاد باش ای شاهِ اقلیمِ عرب	رحمتِ حق بر تو بادا روز و شب
یا الٰهی دار سایئش را دراز	فیض بخشش بر سرِ اهلِ حجاز
عونِ حق با تو بود ای ابنِ عون	باد خوش از تو خدای هر دو کون
دوستت خوش دشمنت بر باد باد	اہلِ حرمین از تو بس دل شاد باد
لنگرِ انعامت ای شاهِ کرم	هست جاری دائما بر هر امم
این دعاگو هم ز خوانِ عامِ تو	بود نعمت خوار از انعامِ تو
نیست قوتش شد کنون محتاج سخت	عینِ رحمت برگشا ای نیک بخت
ور دعا کن جاری ده لقمه مرا	نعمتِ دارین بخشد حق ترا
نامِ ممدوحت چو خواهی ای امیر	حرفِ اول از سرِ هر مصرع گیر

شجرۂ قادریہ مختصرہ منظومہ

بسم الله الرحمن الرحیم

تمامی حمد ای محبوبِ مطلق	بذاتِ تو سزاوار است لائق
خداوندا بحقِ ذاتِ پاکت	پذیرا کن مناجاتم بحرمت
بآنکه اسمه احمد محمد	امامِ انبیا سلطانِ سرمد
بحقِ مرتضیٰ شاهِ ولایت	خداوندا نما راهِ هدایت
بحقِ شیخ حبیب عجمی دین	دعایم را بفضلِ خویش بگزین
بحقِ خواجه معروفِ کرخی	مرا محفوظ دار از شرِ چرخی
پس از حمد و ثنا صلوات نبی	بدرگاهِ تو بنده عرض دارد
خداوندا بحقِ شاهِ لولاک	مرا کن از غمِ دنیا و دین پاک
عطا فرما طریقت با شریعت	دلم روشن کن از نورِ حقیقت
بحقِ شیخ حسن بصری الٰهی	ز سرِ خویش کن آگاه کماهی
بحقِ حضرتِ داود طائی	مرا از قیدِ هستی ده رهائی
خداوندا بحقِ سری سقطی	ثباتم ده براهِ نیک بختی

بحق شاہ جنید آن شیخ بغداد — زقید دو جہان ما را کن آزاد
بحق خواجہ بوبکر شبلی — بکن بر عاشقان خود تجلی

بحق عبد واحد بوالفضل شاہ — خداوندا کن از اسرار آگاہ
بحق بوالفرح آن شاہ طرطوس — بکن ما را ز رحمت خویش مانوس

بحق بوالحسن ہکاری بحق — ز تیغ عشق خود کن سینہ ام شق
بحق بوسعید آن شاہ بوالخیر — بکن محو از دل من الفت غیر

خداوندا بحق شاہ جیلان — محی الدین غوث و قطب ربان
بحق حالی مرا از ہر خیالے — ولیکن آنکہ زو پیداست حالے

بتاج الدین شاہ عبد رزاق — بدہ جا لائقم در راہ عشاق
بحق شاہ زین الدین علا — مزین کن مرا از دین و تقوے

بحق شیخ یحیے زاہد حق — مشرف ساز از دیدار مطلق
خداوندا بحق شاہ موسے — بجانم بر درت دائم جبین سا

بآن عبد الوہاب بحر ثانی — مرا کن غرق در موج معانی
بہ عبد القادر راسی الٰہا — بملک معرفت کن شاہ ما را

بحق احمد قدسی عاقل — نشان ما سوا مگذار در دل
بحق شاہ مولانائے مغرب — بگردان مدفنم در خاک یثرب

بحق شاہ عبد الحق عالی — دلم را کن ز حب غیر خالی
خداوندا بحق شاہ الیاس — پناہ خواہم بتو از شر خناس

بحق حضرت قمیص الاعظم — بگریہ چشم را دہ عشق باہم
بحق بو محمد شاہ محمد — عطا فرما مرا عرفان بیحد

بحق شاہ محمد غوث ثانی — بدہ درد و غم و سوز نہانی
بحق شاہ عبد الحق کامل — جمال خویش چشمم ساز شامل

بحق شاہ سید عبد رزاق — بوصل خویش ما را دار مشتاق
خداوندا بحق رحم علی شاہ — باسرار لدنی ساز آگاہ

بشیخ عبد الرحیم آن شاہ شہید — شہیدم کن بتیغ عشق شاہا
بحق حضرت **نور محمد** — منور کن دلم از نور بیحد

خداوندا بحق جملہ پیران — مرا ہم در طریق شان بمیران
بحق آل و ازواج و اصحاب — بجملہ اولیا ابدال و اقطاب

بغوث و بفرد و ابرار و اوتاد — بعشاق و بعباد و بزہاد
ز دست نفس کافر کیش خونخوار — الٰہ العالمین ما را نگہدار

بجود و شفقت از ابرار رحمت تام — اگر میرم بدہ یا رب تو جام
بعصیان میشوم برباد امداد — بیا و جلد کن **امداد اللہ**

خداوندا بپاس پیران عظام — بوقت مرگ کن بالخیر انجام
ہر آن شخصے کہ این شجرہ بخواند — مرا ہم از دعا ہم یاد آرد

رباعی

ہے برا اچھا جو سمجھے آپ کو — اور برا لا سب پہ کھینچے آپ کو
مردم دیدہ سے سیکھ امداد تو — سب کو دیکھے اور نہ دیکھے آپ کو

عیدی

عیدگاہِ ما غریبان کوے تو — انبساطِ عید دیدن روے تو
صد ہلالِ عید قربانت کنم — اے ہلالِ عیدِ ما ابروے تو

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ کہ رسالہ گلزار معرفت از نتیجہ افکار یادگار سلف افتخار خلف عالم ربانی فاضل حقانی کشاف مشکلات حلال غوامض و نکات کمالات ظاہر و باطن کے مظہر حکمت و عرفان کے سرچشمے زائر حرمین محترمین مولٰنا و شیخنا جناب حاجی محمد امداد اللہ صاحب قدس اللہ روحہ۔ باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد مطبع مجتبائی دہلی میں بماہ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ سنہ ہجری طبع ہوا